بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مدینۃ المسیح

قادیان ۹۔ امان ۱۳۲۲ ہش۔ حضرت اُم المومنین اطال اللہ بقاءہا کو سر اور آنکھوں میں شدید درد ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔

قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری اور مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری گوردائی ضلع گوجرانوالہ سے واپس آ گئے ہیں۔

ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب (ڈی سائنس سی) پسر حضرت مولوی شیر علی صاحب کا گورنمنٹ کالج میں ایک پوسٹ کے لئے پبلک سروس کمیشن سے ۱۱۔ مارچ کو لاہور میں انٹرویو ہو گا۔ انشاء اللہ۔ ان کی کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

افسوس۔ حافظ محمد رمضان صاحب کے ہاں بچہ پیدا ہو کر فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

جلد ۳۱ | ۱۰۔ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش | ۳۔ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ | ۱۰۔ ماہ مارچ ۱۹۴۳ء | نمبر ۵۹

روزنامہ الفضل قادیان ــــــ ۳ ماہ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق جماعتوں کو ضروری ہدایات

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت ۱۳۱۹ ہش کے موقعہ پر جو افتتاحی تقریر فرمائی تھی۔ اس کا ایک حصہ جو انتخاب نمائندگان کے متعلق ہے۔ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ان ہدایات کو ملحوظ رکھ کر مجلس مشاورت کے لئے نمائندگان کا انتخاب فرمائیں:۔

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اے عزیزو! جو مختلف جہات اور اطراف سے اس مجلس شوریٰ میں شامل ہونے کے لئے جمع ہوئے ہو۔ ہماری ذمہ واریاں۔ اور ہمارے فرائض ایسے نازک ہیں۔ کہ ان کا خیال کر کے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ وہ نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کا کام جو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد فرمایا تھا۔ اب وہ ان کے ہاتھوں سے منتقل ہو کر ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک بلا استثناء وہ شخص ہے۔ جو اس بات کو جانتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ اور تسلیم کرتا ہے۔ کہ ہم اس کام کے اہل نہیں ہیں۔ بلکہ اس کام سے واقف بھی نہیں ہیں۔ جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ہمارے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ ہم ایک ایسی عمارت تیار کریں۔ جو دنیوی عمارتوں کے مقابلہ میں روحانی صنعت میں ایسا ہی رتبہ رکھتی ہو۔ جیسے دنیوی عمارتوں میں۔ مثلاً تاج محل۔ مگر ہم تو جھونپڑے بنانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے مزدوروں کے چھپر بنانے کی بھی ہم میں طاقت نہیں۔ کجا یہ کہ ہم وہ عظیم الشان عمارت تیار کریں۔ جسے دیکھ کر اگلے اور پچھلے لوگ حیران رہ جائیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالےٰ یہ کام ہماری طرف سے خود ہی کر دے۔ جیسے پرانے وقتوں میں بیان کیا جاتا تھا۔ کہ جنات لوگوں کے مکانات بنا جایا کرتے تھے۔ ہماری امیدیں بھی اپنے رب پر ایسی ہی ہیں۔ وہ فرضی جن تو لوگوں کے کیا مکانات بناتے تھے۔ البتہ ہم یہ امید رکھتے ہیں۔ کہ ہمارا رب ہم پر یہ رحم کرے۔ کہ جب ہم سو رہے ہوں۔ تو اپنے فضل سے وہ روحانی عمارت دنیا میں خود بخود کھڑی کر دے۔ اور جب ہم جاگیں۔ تو یہ دیکھ کر اس کے حضور سجدات شکر بجا لائیں۔ کہ خدا نے ہم پر رحم کر کے وہ کام خود بخود کر دیا ہے۔ جس کا بجا لانا ہمیں اپنے لئے بالکل ناممکن نظر آتا تھا۔ اور جس کا کرنا ہمیں سخت مشکل دکھائی دیتا تھا۔ مگر جہاں ایک حصہ اس کام کا ایسا ہے۔ جو دعاؤں اور عاجزی اور زاری سے خدا تعالےٰ سے کروایا جا سکتا ہے۔ وہاں اس کام کا ایک حصہ ایسا بھی ہے۔ جو ہمارے ذمہ ہے اور جس کی طرف اگر ہم نگاہ نہ رکھیں گے اور اگر ہم اپنے اس حصہ کو پورا کرنے کی کوشش نہ کریں گے تو ہم اللہ تعالےٰ کے اس فضل کے کبھی مستحق نہیں ہو سکتے۔ جس کی ہم امید لگائے بیٹھے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے کام کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض جماعتیں ایسی ہیں۔ جو مجلس شوریٰ میں اپنے نمائندے اہل چن کر نہیں بھجواتیں۔ چنانچہ میں نے اسی سال کے نمائندگان کی جو لسٹیں دیکھی ہیں۔ ان میں بعض منافق بھی مجھے نظر آئے ہیں۔ بعض نہایت ہی کمزور ایمان والے بھی مجھے دکھائی دیئے ہیں۔ بعض بڑبولے اور معترض بھی میں نے دیکھے ہیں۔ اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں۔ جو اپنے اندر بہت تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔ اگر جماعتیں اپنے نمائندگان کا صحیح انتخاب کرتیں۔ تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت، اُن سے کبھی سرزد نہ ہوتی۔ مگر افسوس ہے کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں۔ کہ کون نمائندگی کا اہل ہے؟ بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں۔ کہ کون فارغ ہے جسے قادیان بھیجا جا سکتا ہے۔ اور جب نمائندگی کا سوال ہو تو وہ پوچھ لیتی ہیں۔ کہ کیا کوئی فارغ ہے؟ اور کیا وہ قادیان جا سکتا ہے؟ اس پر جو بھی کہہ دے۔ کہ میں فارغ ہوں۔ اُسے بھجوا دیا جاتا ہے۔ اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا۔ کہ اس مجلس شوریٰ کی ذمہ واریاں کتنی وسیع ہیں۔ اور کتنے اہم فرائض ہیں۔ جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک شخص فارغ تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص بڑبولا اور معترض تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا انہوں نے ان کو نمائندہ بنا کر قادیان بھیج دیا۔ حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے۔ اور خود بخود کوئی عہدہ مانگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ایسے شخص کے متعلق یہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اسے وہ عہدہ نہیں دیا جائیگا۔

پس میں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے یہ پیغام پہونچانا چاہتا ہوں۔ کہ جو کام خدا کا ہے وہ تو بہر حال اُسے پورا کرے گا۔ مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ اگر ہم اس کام کو دیانت داری کے ساتھ سرانجام نہیں دیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی۔ پس اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو۔ اور نمائندگی کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ میرا یہ خیال ہے کہ جماعت نے ابھی تک مجلس شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا انہوں نے صرف اس کو ایک مجلس سمجھ لیا ہے جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا۔ تو ان کی سُبکی ہو گی۔ اسی لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا۔ اور نمائندہ کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے بے نمازیوں کو بھی چن لیا ہے۔ بلکہ ان لوگوں کو چن لیا ہے جن کا کام سلسلہ پر ہر وقت اعتراضات کرتے رہنا ہے صرف اس لئے کہ وہ بڑبولے تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ معترض تھے یا صرف اس لئے کہ وہ دولتمند تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے۔

کہ انہیں آگے آنے کا موقعہ ملے حالانکہ اس مجلس شوریٰ کے سپرد ایک ایسا کام ہے جس کی اہمیت اور نزاکت ایسی عظیم الشان ہے۔ کہ اس کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور وہ یہ کہ اس مجلس کے سپرد ایک کام یہ بھی ہے۔ کہ اگر کسی خلیفہ کی ناگہانی موت ہو جائے۔ تو یہ مجلس اس کی وفات پر جمع ہو۔ اور نئے خلیفہ کا انتخاب کرے۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی منافقین شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی کمزور ایمان والے لوگ شامل ہوں اگر اس جماعت کے اندر بھی بے نماز شامل ہوں اگر اس جماعت کے اندر بھی وہ بڑ بولے اور معترض شامل ہوں۔ جن کے دل اللہ تعالےٰ کی خشیت سے بالکل خالی ہوں۔ تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اس مجلس میں بھی پارٹی بازی شروع ہو جائیگی اور کوئی کسی طرف جھک جائے گا۔ اور کوئی کسی طرف۔ اور لڑائی جھگڑا اور فساد شروع ہو جائے گا۔ جیسے بعض ناقص العقل اور کمزور جماعتوں میں پریذیڈنٹ وغیرہ کے انتخاب کے موقعہ پر اس قسم کے جھگڑے ہو جایا کرتے ہیں۔ اور جماعت کا ایک حصہ کسی کے متعلق پروپیگنڈا کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا حصہ کسی کے متعلق۔ اور انتخاب کے موقعہ پر بجائے سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنے کے ہر پارٹی یہ چاہتی ہے۔ کہ جس کا اس نے انتخاب کیا ہے۔ وہی پریذیڈنٹ ہو۔ اگر اس قسم کے جھگڑے اور اس قسم کی پارٹی بازی مجلس شوریٰ میں بھی شروع ہو گئی۔ تو اس وقت خلافت خلافت نہیں رہے گی بلکہ ایک ادنےٰ دنیوی انتظام ہوگا۔ جو نہ دین کے لئے مفید ہوگا۔ اور نہ دنیا کے لئے۔ اس مجلس میں تو ان لوگوں کو شامل ہونے کے لئے بھیجنا چاہیئے۔ جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو۔ کہ وہ سلسلہ کے فائدے کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں کی بات سننے کے لئے بھی تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ ادھر ادھر سے باتیں سنیں۔ اور سلسلہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس شوریٰ سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر رہنے چاہئیں کجا یہ کہ ان کو نمائندہ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے ؎

پس یہ ایک خطرناک غفلت ہے جو اس دفعہ جماعت نے کی۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں گی۔ بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس حصۂ تقریر کو الگ شائع کر دیں۔ اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقعوں پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہیں۔ تا کہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کر کے بھیجا کریں جو تقوےٰ دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں۔ یہ نادانی کا خیال ہے۔ جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے۔ کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ یا فلاں چونکہ بولتا زیادہ ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شوریٰ کی نمائندگی جائز ہو۔ تو پھر تو کوئی ہندو بھی ہمیں نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔ اسی طرح اگر کوئی عیسائی مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو۔ تو اسے بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ بجٹ سے تعلق رکھنے والی یہ باتیں محض سطحی ہیں۔ اور دوسرا درجہ رکھتی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں۔ تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ آخر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں کونسا بجٹ ہوتا تھا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے زمانہ میں بجٹ بنتا ہی نہیں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی بجٹ نہیں بنتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا۔ تو اس وقت بجٹ بننے لگا۔ لیکن فرض کرو کہ کسی وقت ہم ضرورتاً اس مجلس کو اڑا دیں۔ تو سلسلہ کو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ پس بجٹ پر بحث ایک سطحی کام ہے۔ اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کیا کریں۔ جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہوں۔ یا بڑ بولے اور معترض ہوں۔ اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقوےٰ کو مدنظر نہ رکھا کریں۔ تو یہ ایسی ہی بات ہوگی۔ جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے۔ اگر روح نہیں ہوگی۔ تو مردہ لاش کو لے کر کسی نے کیا کرنا ہے۔ خواہ اس کا چہرہ کیسا ہی چمکتا ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اگر ہمیں ایسے متقی اور نیک لوگ ملیں۔ جو دنیوی علوم سے بھی آگاہ ہوں۔ اور حسابی معاملات میں بھی اچھی دسترس رکھتے ہوں یا اچھے لسان اور لیکچرار ہوں۔ تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ضرور ایسے ہی نمازی کو چنو جو حساب نہ جانتا ہو۔ یا ایسے ہی نیک شخص کا انتخاب کرو جو بولنا نہ جانتا ہو۔ اگر دونوں خوبیاں کسی میں پائی جائیں۔ تو اسی کا انتخاب کرنا زیادہ موزون ہوگا۔ لیکن اگر کسی میں نیکی اور اتقا نہیں۔ بلکہ وہ محض دنیوی علوم کا ماہر ہے۔ تو تم اس کی بجائے اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو۔ جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو۔ جو بڑ بولا نہ ہو۔ جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو۔ اور با ایں ہمہ بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی بھی اہلیت رکھتا ہو۔ مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم وفنون کو مدنظر رکھا جائے۔ اور یہ نہ دیکھا جائے۔ کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالےٰ کی خشیت اور محبت بھی رکھتا ہے یا نہیں ایک فضول بات ہے ؎

پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہونچا دیں۔ اور پھر متواتر پہونچاتے رہیں۔ کہ مجلس شوریٰ کے نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں۔ جن کے اندر تقوےٰ و طہارت ہو۔ جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں۔ نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹ بولنے والے ہوں معاملات کے اچھے نہ ہوں۔ بلا وجہ ناجائز افترا اور اعتراض کرنے والے ہوں یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں۔ ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے چاہے وہ کروڑوں روپیہ کے مالک ہوں۔ اور چاہے وہ باتیں کر کے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں۔ ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں جن کے اندر دین اور تقوےٰ ہے۔ خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اس کے مقابلہ میں وہ لوگ جن میں دین اور تقوےٰ نہیں خواہ وہ کتنے ہی لسان اور لیکچرار ہوں۔ اور خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اور وہ اس مجلس سے جس قدر دور رہیں۔ اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہے ؎

جماعت احمدیہ شام چوراسی کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ شام چوراسی کا سالانہ جلسہ انشاء اللہ ۱۳-۱۴ مارچ ۱۹۴۳ء بروز ہفتہ۔ اتوار کو منعقد ہوگا۔ جس میں شمولیت کے لئے قادیان سے علماء تشریف لا رہے ہیں۔ ضلع ہوشیارپور و جالندھر اور ریاست کپورتھلہ کے احمدی احباب سے گزارش ہے۔ کہ جلسہ میں بکثرت شامل ہو کر ممنون فرمائیں۔ ریلوے سٹیشن شام چوراسی سے قصبہ شام چوراسی تک پختہ سڑک ہے۔ اور سواری کا خاطر خواہ انتظام ہے۔ آنے والے احباب موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام انشاء اللہ خاطر خواہ ہوگا۔ خاکسار عبد الحکیم احمدی اسلم سیکرٹری انجمن احمدیہ

احباب محتاط رہیں

ابو الفضل محمود صاحب کے اخراج از قادیان اور مقاطعہ کا اعلان اخبار الفضل میں کیا جا چکا ہے۔ اسی سلسلہ میں احباب جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی دوست نے انہیں بطور امانت یا کاروبار کے سلسلہ میں روپیہ دیا ہوا ہو۔ تو وہ ایسے نقصان کا خود ہی ذمہ وار ہوگا۔ خصوصاً جب سابقاً بھی ان کے متعلق نظارت کی طرف سے اس بارہ میں اعلان کیا جا چکا تھا چونکہ اب ابو الفضل محمود صاحب کے ساتھ مقاطعہ ہے۔ اس لئے وہ ایسے دوست جنہوں نے ان کو روپیہ دیا ہوا ہے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ نظارت امور عامہ کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اور اگر کسی نے اپنے لین دین کے سلسلہ میں ان سے گفتگو کرنی ہو۔ تو ان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ پہلے نظارت امور عامہ سے اجازت لیں۔ امید ہے کہ آئندہ بھی احباب اس بارہ میں احتیاط سے کام لیں گے۔ ناظر امور عامہ

ایک احمدی نوجوان کے عہدہ میں ترقی یہ خبر خوشی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ میاں محمد لطیف صاحب ابن میاں محمد شریف صاحب پنشنر ای۔ اے۔ سی اللہ تعالےٰ کے فضل سے فلائنگ آفیسر کے عہدہ سے ترقی پا کر فلائٹ لفٹیننٹ ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے ؎

۱۴ مارچ کو ہر جگہ جلسہ ہائے سیرۃ النبی پوری شان و شوکت سے منائے جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیالیس سال قبل کا ایک غیر مطبوعہ قلمی مکتوب

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب درج دیا جاتا ہے۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سید ناصر شاہ صاحب مرحوم کے نام ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۱ء کو تحریر فرمایا تھا۔ یہ مکتوب سید اعجاز احمد صاحب بنگال مولوی فاضل دفتر پرائیویٹ سکرٹری سے لے کر شائع کیا جا رہا ہے۔ خاکسار ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی

محبی عزیزی اخویم سید ناصر شاہ صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کتاب نزول المسیح چونکہ بڑھ گئی ہے۔ اس لئے میں اندازہ کرتا ہوں۔ کہ دو سو روپیہ تک اس کا انجام ہوگا۔ یعنی علاوہ اس روپیہ کے جو خرچ ہو چکا ہے۔ اور دو سو روپیہ لگے گا۔ تب کتاب پوری ہوگی۔ آپ نے اس مد کو اپنے ذمہ اٹھا لیا۔ اور یہ خرچ اور آپ کو ادا کرنا پڑا ہے۔ ایک دفعہ اگر غیر ممکن ہو۔ تو دو تین دفعہ کر کے بھیج دیں۔ کتاب کشتی نوح جو نزول المسیح کا ایک جزو ہے۔ آپ کی خدمت میں بھیجی جاتی ہے۔ دو نسخے بھیجے جاتے ہیں۔ ایک آپ کے لئے اور ایک محبی اخویم سید فضل شاہ صاحب کے لئے۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے۔

والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ — ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۱ء

اب روپیہ کی عنقریب ضرورت ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سوال کا جواب

ایک دوست نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا تھا۔ کہ ہمارے یہاں طرف ایک پیغامی ہے۔ جو جنازہ ہمارے امام کے پیچھے پڑھ لیتا ہے۔ کیا احمدی اس کا جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔ یا اس کے متعلقین میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اس کا جنازہ ہم پڑھ سکتے ہیں۔ یا اس کی لڑکی کا نکاح ہم پڑھ سکتے ہیں۔ اور وہ خواہش کرتا ہے کہ میں آپ لوگوں کے ساتھ جنازہ و نماز پڑھا کروں گا۔ آپ میرے جنازہ و نکاح میں انحراف نہ کیا اور وہ اپنا یہ خیال ظاہر کرتا ہے۔ کہ میں حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود۔ مہدی معہود و مجدد و نبی ظلی سمجھتا ہوں۔ اس کے جواب میں حضور نے حسب ذیل الفاظ رقم فرمائے:۔

"ایسے شخص کا جو احمدی ہو۔ اور نبوت پر یقین رکھتا ہو۔ خواہ ظلی بروزی کی شرط سے شروط کرتا ہو۔ (یہ شرط تو ہمارے نزدیک بھی درست ہے) اس کا جنازہ جائز ہے۔ نکاح اس کے بچوں کا پڑھنا تو ہر طرح جائز ہے۔ غیر احمدیوں کا نکاح پڑھانا بھی جائز ہے۔"

تحریک جدید سال نہم کی قربانیاں

صاحبزادہ مرزا میاں منیر احمد صاحب کا اپنا وعدہ ۱۲۱۔ اور ان کی بیگم صاحبہ سیدہ طاہرہ بیگم صاحبہ کا ۹۱ روپیہ تھا۔ اور اس رقم کی ادائیگی پندرہ روپیہ سے ہو رہی تھی۔ مگر جب آپ کو معلوم ہوا۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں۔ کہ ۳۱۔ مارچ تک مرکز میں اپنا وعدہ پورا کروں۔ تو آپ نے اس ماہ میں اپنی ۹ تنخواہیں یکمشت ارسال کر کے وعدہ سو فی صدی پورا کر دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔

بابو نذیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی کا وعدہ ۲۵۰ روپیہ کا قسط وار ادا کرنے کا تھا۔ آپ نے بھی بجائے قسط وار ادا کرنے کے یکمشت ادا فرما دیا۔ اسی طرح ملک عبدالرحمن صاحب قصور ۵۰ٖ۔ شیخ محمد شریف صاحب بریلی ۵۰۔ ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب میرٹھ ۵۰۔ ہم بھی میاں محمد شریف صاحب پنشنر اکاؤنٹنٹ نے ۸۴ روپے وعدہ فرمایا جس میں ادائیگی دوران سال کی تھی۔ مگر آپ یہ رقم داخل کر کے اپنا نو سالہ حساب دیکھنے کے لئے دفتر میں تشریف لائے تو فرمانے لگے۔ کہ دل کہتا ہے کہ ۲۵ روپیہ اور دیگر اپنی سالوں کی ادا شدہ رقم ۵۰۵ روپیہ کر دوں۔ چنانچہ آپ نے اسی وقت ۲۵ مزید داخل کر دیئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔

صوبہ یو۔ پی میں کامیاب تبلیغی دورہ

مہاشہ محمد عمر صاحب۔ گیانی عباد اللہ صاحب اور مولوی عبد المالک خان صاحب پر مشتمل جو تبلیغی وفد صوبہ یو۔ پی کا دورہ کر رہا ہے۔ اس کی ایک رپورٹ ایک گذشتہ پرچہ میں درج ہو چکی ہے۔ یہ دوسری رپورٹ ہے۔ جس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ دورہ کس قدر کامیاب ہے۔ یہ رپورٹیں مہاشہ محمد عمر صاحب کی ہیں:۔

"کرشن نگری میں کرشن قادیانی علیہ السلام کا پیغام"

۲۳ فروری کو ہمارا وفد کرشن نگری متھرا میں پہنچا۔ اور سردار احمد صاحب ٹیلر ماسٹر کے مکان پر قیام کیا۔ سب سے پہلے شہر کے حالات معلوم کرنے کے لئے ایک ہندو کتب فروش سے ملاقات کی۔ اور اس سے سنسکرت اور ہندی کی بعض کتب دیکھنے کو مانگیں اُس نے ہمیں مسلمان دیکھ کر حیرانی سے پوچھا کہ کیا آپ ہندی وغیرہ جانتے ہیں۔ اس سے قریباً ½ گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی۔ جس میں اختصار کے ساتھ میں نے عقائد احمدیت پر روشنی ڈالی۔ اس پر اُس نے کہا کہ آپ لوگوں کا لیکچر یہاں پر ہونا چاہیئے۔ ہم نے کہا کہ ہم تو پردیسی ہیں۔ اگر آپ لوگ انتظام فرمائیں تو ہمیں خوشی ہوگی۔ اس نے شہر کے معززین کے نام و پتے ہم کو لکھوا دیئے۔ اس کے بعد ہم نے یہاں کے سب سے بڑے پنڈت جوشی جی مہاراج کے مکان پر اُن سے ملاقات کی۔ اور اُن سے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ پنڈت جی نے کہا۔ کہ بہت اچھا میں اپنے دوستوں سے مشورہ کر لوں۔ چنانچہ انہوں نے بعد مشورہ ہمارا لیکچر اگروال کالج کے وسیع ہال میں زیر صدارت چودھری شور سنگھ جی ایم۔ اے پرنسپل کالج مذکور کرایا۔ سب سے پہلے خاکسار نے "کرشن قادیانی کا پیغام متھرا نواسیوں کے نام" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ کی اس تعلیم کا ذکر کیا۔ جو حضور نے جماعت احمدیہ کو حضرت کرشن کے متعلق دی ہے۔ اس سلسلہ میں ان اصولوں کا بوضاحت ذکر کیا گیا جو کہ حضور نے پیغام صلح میں بیان فرمائے ہیں۔ اور آخر میں کرشن قادیانی کا اپدیش آپ کے لیکچر سیالکوٹ سے پڑھ کر سنایا گیا۔ اور کہا کہ اگر ہم لوگ امن اور شانتی سے رہنا چاہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ دکھوں سے نجات ہو۔ تو اس کا سب سے بڑا کارن یہی ہے کہ ہم کرشن قادیانی جو کہ بھگوان کرشن کی صفات دھار کر کے پرگٹ ہوئے ہیں۔ انکے چرنوں میں جا کر اپنے پاپوں سے بچنے کا اُپاؤ کریں۔ لیکچر کا اثر خدا کے فضل و کرم سے اچھا رہا۔

میرے بعد مولوی عبد المالک خان صاحب نے "حقیقت اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات ہندو قوم پر" کے موضوع پر مفصل تقریر کی جس میں اسلام کی حقیقت بیان کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل احسان بتائے۔ (۱) غیر مذاہب کے نبیوں پر ایمان لانا ضروری قرار دیا۔ (۲) تمام مذاہب کی بنیاد سچ پر قرار دیتے ہوئے ان کی کتب کی تصدیق فرمائی۔ اور بتایا کہ وہ خدا کی طرف سے تھیں۔ (۳) معابد کی حفاظت اور رواداری کی تعلیم دی۔ نیز مساوات انسانی کو باحسن وجوہ قائم فرمایا۔ پس ہندو قوم کا فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان احسانات کے نتیجہ میں آپ کو قبول کریں اس سلسلہ میں آپ نے بعض ان اعتراضات کا جواب بھی دیا۔ جو کہ مختلف نبیوں پر کئے جاتے ہیں۔ اس لیکچر کا اثر خدا کے فضل سے بہت اچھا رہا۔ اس کے بعد گیانی عباد اللہ صاحب نے "موجودہ بے چینی اور اس کا علاج" کے موضوع پر ایک مفصل تقریر کی۔ جس میں خصوصیت سے ان باتوں کا ذکر کیا۔ کہ ہمیں اپنی تاریخ کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ واقعات جو کہ جھگڑے کا سبب ہیں انکی اصلاح ہو۔ نیز آپ نے کہا کہ ہمیں اپنے اخباروں اور اپدیشکوں کا بھی سدھار کرنا چاہیئے۔ یہ لیکچر بھی خدا کے فضل سے اچھا رہا۔ لیکچروں کے بعد صاحب صدر نے فرمایا کہ مسٹر عمر نے جس خوش اسلوبی سے ہندو کتب کا مطالعہ کیا۔ اور جس عمدگی سے بیان کیا ہے وہ قابل صد تعریف ہے اور میں کالج کے طلباء سے کہتا ہوں کہ وہ بھی اسلامی لٹریچر کا بخوبی حسن نیت سے مطالعہ کریں۔ دوسری تقریر پر ریو کرتے ہوئے صاحب موصوف نے فرمایا کہ جو تعریف اسلام کی پیش کی گئی ہے اس تعریف کی رُو سے میں بلا مبالغہ اپنے تئیں مسلمان سمجھتا ہوں اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کبھی بُرا خیال نہیں کیا لیکن مجھے اسقدر وسیع معلومات نہ تھیں جو آج سنتے ہیں فی الحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تعلیم جو ہم نے سنی ہے اس پر ہندو جس قدر بھی فخر کریں تھوڑا ہے۔ تیسری تقریر پر ریویو کرتے ہوئے صاحب صدر نے فرمایا کہ بیشک یہ چیزیں بغض پھیلانے کا بڑا سبب ہیں اور جبتک ہم اسکی اصلاح نہ کرینگے یہ نفرت دور نہیں ہو سکتی اور میں حضرت مرزا صاحب کی کامیابی کا ایک بڑا سبب یہ بھی سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اپنے مقاصد کو پھیلانے والوں کی اعلیٰ تربیت کی ہے۔

سابقون اولون کی پہلی فہرست میں آنے کے لئے آپ اپنا وعدہ ۳۱۔ مارچ تک مرکز میں داخل فرمانے کی پوری جدوجہد کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ — فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

وشرام گھاٹ پر لیکچر

دوسرے دن گھاٹ کے ہیڈ پنڈت جی کی خواہش پر وشرام گھاٹ پر ہم تینوں کے لیکچر ہوئے یہ وہ مشہور گھاٹ ہے۔ جہاں پر بھگوان کرشن نے پاپی کنس کو مار کر آرام کیا تھا۔ د ابھی تک وہ پتھر یہاں موجود ہے۔ جس پر بھگوان نے ٹیک لگائی تھی۔ اسی لئے اس کا نام شرام گھاٹ ہے) سب سے پہلے خاکسار نے " ایشور کے بھگتوں کا نرادر (ہتک توہین) اچھے پھل نہیں لاتا " کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بتایا۔ کہ جب بھی دنیا میں خدا کے پیارے آئے۔ ہمیشہ ان کی بعثت کے بعد لوگوں کے دو گروہ ہو گئے۔ ایک ان میں سے ماننے والوں کا اور دوسرا انکار کرنے والوں کا۔ ان کے ماننے والے ہمیشہ کامیاب ہوتے رہے۔ اور منکرین خائب و خاسر تاریخ میں اس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ چنانچہ اس جگہ جہاں آج ہم جمع ہیں یہ بھی انہیں مقامات میں سے ایک ہے۔ جو کہ زبان حال سے بتا رہی ہے۔ کہ پرماتما کے پیاروں کا انکار ہمیشہ کی تباہی کا کارن ہے اسی مقام پر خدا کے برگزیدہ نبی حضرت کرشن نے پاپی کنس کو مار کر آرام کیا تھا۔ اگر آج کنس کی روح زندہ ہو کر دنیا میں آئے۔ تو وہ دیکھے کہ وہ کرشن جس کو وہ جھوٹا سمجھ کر مٹانا چاہتا تھا۔ اور اس کے لئے اپنی ساری طاقت بھی اس نے صرف کی۔ مگر پرماتما کے پیارے کرشن کو وہ مٹا نہ سکا۔ بلکہ آج کروڑوں انسان ان کا نام محبت اور پریم سے لیتے ہیں۔ لیکن کنس کو پاپی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اسی طرح ہر وہ پاپی جس نے کسی ایشور بھگت کا مقابلہ کیا۔ آج اس کا نام دنیا میں ذلت کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ اس زمانہ میں بھی بھگوان کرشن کی صفات دھارن کر کے ایک منش قادیان کی پوتر بھومی میں پرگٹ ہوئے جن کا نام کرشن قادیانی ہے۔ انہوں نے بھی پرماتما سے گیان حاصل کر کے دنیا کے سدھار کے لئے کوشش کی۔ پرنتو پاپیوں نے ان کا بھی نرادر کیا۔ اور پوری کوشش کی۔ کہ ان کا گیان نہ پھیلے لیکن پرماتما نے اپنے بھگت کی رکشا کی۔ اور وہ گیان جو آپ پرماتما سے دنیا کے سدھار کے لئے لے کے سنسار میں پھیلا۔ پس یہ مقام ہمیں ایک سبق دیتا ہے۔ کہ دنیا میں جتنے بھی مہاپرش آئے یا آئندہ آتے رہیں گے۔ ان کا نرادر اچھے پھل نہیں لائے گا۔ ہاں جو آدمی اپنا بھلا چاہتا ہے اس کا فرض ہے۔ کہ ان کو قبول کر کے ایشور کی آگیا کا پالن کرے۔

میرے بعد گیانی عباد اللہ صاحب کا لیکچر " جماعت احمدیہ اور بھگوان کرشن " کے موضوع پر ہوا۔ جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کا عقیدہ حضرت کرشن کے متعلق بیان فرماتے ہوئے ان تمام اعتراضات کا جواب دیا۔ جو کہ بعض لوگ اپنی کم علمی کی وجہ سے حضرت کرشن پر کیا کرتے ہیں۔ آپ کے لیکچر کا خدا کے فضل و کرم سے اچھا اثر ہوا۔ آپ کے لیکچر کے بعد مولوی عبدالمالک خان صاحب کا لیکچر " آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماننا کیوں ضروری ہے " کے موضوع پر ہوا۔ اس سلسلہ میں آپ نے متعدد وجوہ بیان کئے۔ مثلاً یہ کہ دنیا میں جس قدر نبی آئے ہیں۔ اور جو قومیں ان نبیوں پر ایمان رکھتی ہیں۔ اور جن وجوہ پر ایمان رکھتی ہیں۔ وہ تمام کی

تمام کمالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہیں۔ اس لئے آپ کا انکار سب نبیوں کا انکار ہوگا۔ علاوہ اس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے متعلق دلائل بیان کئے۔ نیز آپ کی زندگی کے واقعات سے یہ بات ظاہر ہے کہ آپ نے اسلام کو قوت قدسیہ سے منوایا۔ اور آج احمدیت کی اشاعت و کامیابی اس امر پر زندہ دلیل ہے کہ آپ کی تعلیم دلوں کو موہ لینے والی ہے ان لیکچروں کا اثر خدا کے فضل و کرم سے بہت ہی اچھا ہوا۔ لیکچر کے بعد شہر کے معززین نے ہمارا پتہ لکھ لیا۔ تاکہ جنم اشٹمی پر بلوا کر ہمارا لیکچر کرائیں۔ لیکچر کے بعد ان میں ہندی لٹریچر کثرت سے تقسیم کیا گیا۔

متھرا چھاؤنی میں لیکچر

متھرا چھاؤنی میں بعض معزز مسلمانوں کی خواہش پر ان کی مسجد میں ہمارے لیکچر ہوئے۔ خاکسار کا لیکچر "اسلام میں موجودہ مشکلات کا حل" کے موضوع پر ہوا۔ میرے بعد مولوی عبدالمالک خانصاحب کا لیکچر "مقصد حیات انسانی اور اس کے حصول کے ذرائع" پر ہوا۔ ان کے بعد گیانی عباد اللہ صاحب کا لیکچر کہ "قرآن کریم ہی محفوظ کتاب ہے" کے موضوع پر ہوا۔ یہ تینوں لیکچر خدا کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب رہے۔ لیکچر کے بعد معزز مسلمانوں نے مصافحہ کیا۔ اور کہا کہ ایسے لیکچر ہم نے آج اپنی زندگی میں پہلی بار سنے ہیں ہمارے مولویوں نے کبھی یہ باتیں بیان نہیں کیں۔

بندرابن میں تبلیغ

متھرا سے فارغ ہو کر ہم بندرابن گئے۔ جہاں ہندوؤں نے بہت بڑے مندر بنوائے ہیں۔ اسی بن میں حضرت کرشن کے متعلق مشہور ہے کہ وہ گائیں چرایا کرتے تھے۔ ہم یہاں کے مہنت سے ملے۔ اور ان سے کرشن ثانی کی آمد کے متعلق سوال کئے اور پوچھا آپ کا اس کے متعلق کیا خیال ہے۔ کہ بھگوان کرشن کلکی اوتار کو اوتار لیں گے۔ نیز ہمیں کس طرح معلوم ہو کہ ان کا جنم ہو چکا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ وہ تمام پیشگوئیاں جن کو ہندو شاستروں نے بیان کیا ہے وہ پوری ہو چکی ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ بھگوان جلدی جنم لیں گے۔ اور جب وہ جنم لیں گے۔ تو ضروری نہیں کہ ہر آدمی ان کو پہچان لے۔ ہاں جس پر خدا کا فضل و کرم ہوگا وہی اس کو پہچان سکیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ کیا ضروری ہے کہ وہ ہندوؤں کے لئے ہی ہوں گے اس پر انہوں نے کہا کہ وہ ہر قوم اور ہر ملک اور ہر جاتی کے لئے ہوں گے۔ ان کے متعلق یہ کہنا کہ ان کا کسی خاص قوم کے ساتھ تعلق ہے بے وقوفی ہے۔ کیونکہ جس طرح سورج و چاند کسی خاص قوم کے لئے نہیں ہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے ہیں۔ اسی طرح بھگوان کرشن بھی سارے سنسار کے لئے ہوں گے۔ ہاں تمام دھرم والے ان کو اپنا خیال کریں گے۔ یہ گفتگو قریباً ایک گھنٹہ تک ہوتی رہی۔ اس کے بعد آپ نے وہ تمام مذہبی مقامات دکھائے۔ جہاں پر بھگوان کرشن نے اپنی زندگی کے دن گزارے تھے۔ مہنت جی نے کہا کہ آپ جنم اشٹمی پر ضرور تشریف لائیں۔ کیونکہ اسوقت لاکھوں آدمی آتے ہیں۔ اسوقت آپ لوگوں کے لیکچروں کا انتظام کیا جائیگا۔ الغرض خدا کے فضل و کرم سے متھرا میں تبلیغ احمدیت ہر لحاظ سے کامیاب رہی اللہ تعالےٰ اس کے نیک نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

بریگیڈیر جنرل ناردرن کمانڈ کی بٹالہ میں تشریف آوری اور فوجی بھرتی

کرنل جونسن کول ٹی۔آر۔او۔ ناردن ایریا اور دیگر بڑے بڑے فوجی افسر ۱۳ مارچ بروز ہفتہ بٹالہ آرہے ہیں۔ اس موقعہ پر مشینری کی نمائش کے علاوہ وسیع پیمانہ پر ہر قسم کی فوجی بھرتی ہوگی۔ نظارت امور عامہ کی طرف سے بھی اس دن امیدواروں کو پیش کیا جائے گا۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ پنجاب بھر کی جماعتوں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں کے ایسے نوجوانوں کو ۱۲ مارچ کی رات تک قادیان بھجوادیں جو فوج کے کسی محکمہ میں ملازمت کرنا چاہتے ہوں۔ انشاء اللہ اس موقعہ پر اُمیدواروں کو ان کی قابلیت کے مطابق اچھی سے اچھی ملازمت دلانے کی نظارت کوشش کرے گی۔ ہر ایک جگہ اس اعلان کو احباب جماعت تک پہنچانیکا فوری انتظام کردیں۔ جن اسامیوں کی اسدن بھرتی ہوگی اس کی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے۔ ہر جگہ کے امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ ۱۲ مارچ کی رات تک قادیان پہنچ جائیں۔ یا ۱۳ مارچ صبح ۱۱ بجے تک بٹالہ کے ریسٹ ہاؤس میں حاضر ہوجائیں۔

تفصیل

سپاہی مین کنٹین:۔ عمر ۱۸ سال سے ۴۰ سال تک تعلیم کم از کم میٹرک پاس۔ تنخواہ دوران ٹریننگ -/-/۷۰ روپیہ ماہوار۔ راشن وردی فری۔ چار ماہ کی ٹریننگ کے بعد -/-/۱۰۰ روپیہ ماہوار سے تنخواہ شروع ہوگی۔

سویلین کلرک:۔ عمر ۱۸ سال سے ۵۰ سال تک تعلیم میٹرک پاس۔ اگر میٹرک پاس نہیں۔ تو دفتری کام کا تجربہ ہو۔ انڈیا میں ہی رہنا ہوگا ایک ماہ کا نوٹس دیکر چھوڑ سکتا ہے۔ تنخواہ -/-/۶۰ روپیہ ماہوار صرف۔

انڈین ایئر فورس مکینک:۔ وائرلیس اوپریٹر ریڈیو مکینک۔ فلائیٹ مکینک انجن۔ فلائیٹ مکینک ایئر کرافٹ۔ انسٹرومنٹ امپریٹر۔ فوٹو گرافر۔ الیکٹریشن۔ فٹر۔ فٹر آرمرر۔ انسٹرومنٹ میکر میٹل ورکر۔ ایئر گنر۔ عمر ۱۸ سال سے ۳۸ سال تک۔ تعلیم میٹرک پاس۔ عرصہ ٹریننگ چھ ماہ دوران ٹریننگ تنخواہ -/-/۶۰ روپیہ ماہوار علاوہ راشن وردی رہائش وغیرہ۔ ٹریننگ کے بعد حسب قابلیت تنخواہ مقرر ہوگی۔ ان آسامیوں کا گریڈ عام حالات میں -/-/۶۰ سے -/-/۲۴۰ ہے۔ لیکن اگر امیدوار ہوشیار۔ محنتی اور قابل ہو تو اس کے لئے کمیشن حاصل کرنے کا بہترین موقع ہے۔ احمدی نوجوانوں کو انڈین ایئر فورس کی مکینکل لائن اختیار کرنے کا خاص طور پر مشورہ دیا جاتا ہے۔

جو نوجوان میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ اگر وہ نتیجہ سے قبل بھرتی ہونا چاہیں۔ تو ان کو بھی میٹرک پاس کا گریڈ دیا جائے گا۔

مختلف گریڈ کے کلرک:۔ حوالدار فسٹ گریڈ کلرک عمر ۱۸ سال سے ۴۵ سال تک تعلیم انڈر گریجویٹ یا میٹرک پاس بشرطیکہ دفتری کام کا کافی تجربہ ہو۔ تنخواہ -/-/۸۷ روپیہ ماہوار علاوہ راشن وردی رہائش وغیرہ۔

حوالدار سیکنڈ گریڈ کلرک عمر ۱۸ سے ۴۵ سال تک تعلیم ایف۔اے۔ میٹرک پاس بشرطیکہ دفتری کام کا تجربہ ہو۔

حوالدار تھرڈ گریڈ عمر ½۱۷ سال سے ۴۰ سال تک تعلیم میٹرک پاس۔ میٹرک فیل بشرطیکہ دفتری کام کرسکتا ہو۔ تنخواہ -/-/۶۵ روپیہ ماہوار

ٹیکنیکل اسکیم:۔ اس سکیم کے ماتحت نوجوانوں کو فٹری۔ ترکھان۔ ٹین سازی۔ بجلی۔ خراد۔ ویلڈنگ وغیرہ کا کام لاہور میں چار پانچ ماہ کام سکھایا جاتا ہے۔ اس دوران میں پہلے مہینہ -/۱۰/۳۷ دوسرے مہینے -/۱۴/۴۲ وظیفہ ملتا ہے۔ کام سیکھنے کے بعد -/۱۰/۴۸ ماہوار تنخواہ شروع ہوتی ہے۔ اور راشن وردی سرکاری۔ عمر ۱۷ سال سے ۴۵ سال تک۔ خراد۔ بجلی۔ فٹری کیلئے ضروری ہے کہ اُمیدوار معمولی اُردو جانتا ہو۔ باقی کیلئے ضروری نہیں۔

سپلائی سٹور کیپر:۔ عمر ½۱۷ سال سے ۴۰ سال تک تعلیم انگریزی پڑھ سکتا ہو۔ تنخواہ -/-/۶۵ ماہوار علاوہ راشن وردی وغیرہ۔

مختلف کاریگروں کی تفصیل:۔ جو لوگ کوئی کام سیکھے ہوئے ہیں۔ ان کیلئے مختلف گریڈ ہیں ہر کاریگر کا پہلے امتحان ہوتا ہے۔ اسکے بعد اسکو اسکی قابلیت کے مطابق گریڈ ملتا ہے۔ امیدوار کی مرضی ہوتی ہے کہ وہ اس گریڈ میں بھرتی ہو یا نہ۔ کاریگروں کی موٹی موٹی لائنیں یہ ہیں۔ فٹر۔ لوہار۔ ترکھان۔ خرادی۔ ویلڈر۔ درزی۔ موچی۔ دھوبی۔ نائی۔ بجلی والا۔ لائین مین۔ ٹریسر۔ ڈافسمین۔ آئل انجینئر۔ ڈرائیور۔ موٹر ڈرائیور۔ ٹین ساز۔

تمام ایسے نوجوان جو مندرجہ بالا کسی لائین میں بھرتی ہونا چاہیں۔ ۱۲ مارچ تک قادیان پہنچ جائیں۔ (ناظر امور عامہ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۸ مارچ۔ ہندوستانی کمان کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل انگریزی جہازوں نے شکاری جہازوں کی مدد سے برما میں اکیاب سے چالیس میل شمال میں حملہ کیا۔ تمام بم دشمن کے ٹھکانوں پر لگے۔ بمباری سے پہلے اور پیچھے ہوائی جہازوں نے نیچے اُڑتے ہوئے گولیوں کی بوچھاڑ سے کئی جگہ تباہی مچادی۔ ہوائی جہازوں کے ایک اور دستہ نے اکیاب کے علاقہ پر پرواز کی۔ اس حملہ کے بعد ہمارا صرف ایک ہوائی جہاز واپس نہیں آیا۔ دشمن کے جہاز مقابلہ کے لئے آئے۔ مگر اُن سے ہمارا کوئی جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔

نئی دہلی ۸ مارچ۔ امریکی ہوائی جہازوں نے برما میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے۔ رنگون دریا میں تین تجارتی جاپانی جہازوں پر حملہ کیا گیا۔ اور وہ تینوں یا تو ڈوب گئے یا انہیں شدید نقصان پہنچا۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے حملہ کرکے دشمن کے ایک پانچ ہزار ٹن کے جہاز کو ڈبو دیا۔ ہفتہ کے دن رنگون کے جنوب میں دو شہروں پر حملہ کیا گیا۔ اس کے بعد ہمارے ہوائی جہازوں نے نیچے اترتے ہوئے دشمن کے ایک ہوائی میدان کو نقصان پہنچایا۔ ایک ہلکے جہاز اور ایک ریڈیو سٹیشن پر بھی گولیوں کی بوچھاڑ کی گئی۔ مانڈلے کے جنوب میں ایک پُل کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے ان حملوں کو روکنے کی کوشش کی۔ مگر وہ ناکام رہے۔ حملہ کے بعد ہمارے سب ہوائی جہاز سلامتی کے ساتھ واپس آگئے۔

لنڈن ۸ مارچ۔ مرات کے مورچہ میں برطانیہ کی آٹھویں فوج اور دشمن میں جو لڑائی ہورہی ہے۔ اس کا اب دُوسرا دور شروع ہوگیا ہے۔ دشمن نے اپنے حلقوں کو ترتیب دینے کے بعد پھر حملہ کیا۔ دن بھر حملے جاری رہے۔ مگر ابھی تک ان حملوں کا پُورا حال معلوم نہیں ہو سکا۔

ماسکو ۸ مارچ۔ روسی فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور وہ اب ویازما کے قریب پہنچ رہی ہیں جرمنوں نے تسلیم کرلیا ہے کہ ویازما سے چالیس میل دُور انہوں نے ایک اور شہر کو خالی کردیا ہے۔ جنوب میں وارشلوف کے علاقہ میں لڑائی پھر تیز ہوگئی ہے۔

نئی دہلی ۸ مارچ۔ سنٹرل اسمبلی میں آج ہوم ممبر نے بعض سوالات کے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ گورنمنٹ کو یقین ہے کہ طاقت سے ہی تشدد کو دبایا جاسکتا ہے۔ اسی وجہ سے کانگرس کے مقابلہ میں اسے اپنا یہ ناخوشگوار فرض ادا کرنا پڑا۔ اور طاقت کے مقابلہ میں طاقت استعمال کرنی پڑی۔ کانگرس نے ایسے وقت میں یہ تحریک شروع کی تھی۔ جب ہوا کا رُخ اتحادیوں کے خلاف تھا۔ اسلئے ضروری تھا کہ گورنمنٹ طاقت کا استعمال کرتی۔ آپنے یہ بھی کہا کہ گورنمنٹ کو اُمید ہے۔ یہ حالت جلد سُدھر جائے گی۔ اور گورنمنٹ کو کوئی مزید کارروائی نہیں کرنی پڑیگی۔

دہلی ۷ مارچ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں پنجاب کے وزیر اعظم نے تقریر کی۔ اور فرمایا کہ پنجاب اسمبلی میں اسوقت مسلم لیگ پارٹی موجود ہے۔ اور یہ پارٹی سر سکندر جناح پیکٹ کے ماتحت قائم ہوئی تھی۔ اور کہ وہ اس پارٹی میں رُوح پھونکنے اور جان ڈالنے کی انتہائی کوشش کریں گے۔ اور اس پارٹی کو اس قابل بنا دینگے۔ کہ وہ مسلمانان ہند کے مفاد کی پوری حفاظت کرے۔ پنجاب کے سارے مسلمانوں کو آل انڈیا مسلم لیگ کی شاندار خدمات پر بڑا فخر ہے۔ کبھی ایسا موقعہ نہیں آئیگا۔ کہ میں اور میرے ساتھی آل انڈیا مسلم لیگ کے نظام سے بے وفائی کریں۔

دہلی ۷ مارچ۔ فیڈرل کورٹ نے مدراس سیلز ٹیکس ایکٹ کے خلاف حکومتِ ہند کے اپیل کو معہ خرچہ خارج کردیا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومتِ ہند فیڈرل کورٹ کے اس فیصلہ کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل کریگی۔

لنڈن ۸ مارچ۔ الجیریا ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ فرانسیسی فوجوں نے ٹیونس میں دشمن کی مزاحمت کے بغیر اوسیتلا کے شہر پر قبضہ کرلیا ہے۔

نئی دہلی ۸ مارچ۔ آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں ایک بحث کا جواب دیتے ہوئے وزیر مال نے کہا کہ میں ریزگاری کے سلسلے میں پیدا ہونے والی شکایات سے پوری دلچسپی لیتا رہا اور میں نے کوشش کی کہ یہ شکایات دُور ہوجائیں۔ مگر اسکے لئے ڈکٹیٹر جیسے اختیارات کی ضرورت ہے۔ اور افسوس ہے کہ یہ اختیارات مجھے حاصل نہیں۔ مجھے جو محدود اختیارات حاصل ہیں۔ انہیں میں ہر طرح کام میں لانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

نئی دہلی ۸ مارچ۔ اپنے علاقہ کے ایک اہم ہوائی اڈے کی مدافعت کے لئے جنوبی ہند کے دیہاتیوں نے خود اپنا "ہوم گارڈ" تیار کیا ہے۔ یہ لوگ بالکل رضا کارانہ طور پر کام کرتے ہیں۔ انکی ڈیوٹی کا انتظام خود اپنا ہے۔ یہ لوگ روزانہ رات کے وقت ہوائی اڈے اور اسکے آس پاس کے علاقہ کا پٹرول کرتے ہیں۔

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر)